نہ صرف ایسا سمجھنے پر اکتفا کرتا ہے، بلکہ اس کی تبلیغ بھی کرتا ہے۔

جس طرح جسم انسانی میں مختلف اعضاء مختلف امور انجام دیتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ ضروری ہوتا ہے۔ فرق صرف مراتب کا ہوتا ہے۔ اسی طرح امت مسلمہ کے جسم کو مختلف اعضا اور مختلف خدمات کی حاجت وضرورت ہے۔ ایک ضرورت کی تکمیل یا تحریک دیگر ضروریات سے مستغنی نہیں کرتی۔ اور یہی نہیں بلکہ اس کی بھی شدید حاجت ہے کہ اسی کثرت اور تنوع میں روحِ تعاون سرایت کر کے وحدت پیدا کی جائے۔ یہی وحدت اسے کامیابی سے ہمکنار کر سکتی ہے۔ مسلمانوں کو، خواہ مذہبی افراد ہوں یا جماعتیں، اللہ وحدہٗ لا شریک کے دین کے مددگار بن کر ایک دوسرے کے باہمی تعاون سے آگے بڑھنا چاہئے اور خود کو مغلوبیت اور تصورِ مغلوبیت سے نکالنے کی کوشش کرنا چاہئے۔

فروعی اختلافات اگر اخلاص پر مبنی ہوں تو اللہ تعالیٰ اتحاد واتفاق کی دولت سے مالا مال فرماتے ہیں اور اگر کسی اہم مسئلے یا معاملے پر اتفاق خالی از اخلاص ہو، تو وہ اتفاق جلد یا بدیر انتشار وافتراق میں بدل جاتا ہے۔

الٰہی ہمیں اجتماعیت کی دولت سے مالا مال فرما۔ (آمین ثم آمین)

....

حالیہ کٹھن حالات میں دنیا بھر کے ادیان باطلہ کے مقابلے میں ثابت قدمی اور مستقل مزاجی سے ڈٹ جانے کیلئے یہ بات انتہائی ناگزیر ہے کہ اہل اسلام کے مابین ہر قسم کے تعصب کو بیخ وبن سے اکھاڑ کر اللہ پاک کی الوھیت اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت پر امت مسلمہ کو متحد ومنظم کیا جائے۔

BBC اور VOA وغیرہ نے گزشتہ مہینوں میں عرب مجاہدین کی "وہابیت" اور افغان مجاہدین کی "دیوبندیت" پر متعدد بار تفصیلی تبصرے نشر کر کے توحید وسنت کے شیدائیوں میں فقہی ترجیحات کی بنیاد پر عصبیت کو فروغ دینے کی دانستہ کوششیں کی ہیں۔

کیا یہی ایک بات ہمارے علماء ومشائخ اور مفتیانِ گرامی کو اس بات پر آمادہ کرنے کیلئے کافی نہیں کہ ہم ایک اللہ کے سوا کسی کو حاجت روا، مشکل کشا نہ ماننے والے آپس میں ایسے ہی شیر وشکر اور متفق ومتحد ہو جائیں، جس طرح ہمارے اسلاف اور ائمہ کرام فقہی مسائل کی ترجیح میں جزوی اختلافات کے باوجود ﴿ **و ان هـــذه امتكم امـة واحـدة** ﴾ (المومنون/۵۲) کی جیتی جاگتی تصویر اور عملی تفسیر تھے۔

اس مقصد کے لیے ہم سب کو مل کر، کتاب وسنت کی روشنی میں آپس کے اختلافات کو ممکنہ حد تک کم کرنا چاہیے۔ جس قدر افکار میں وحدت مستحکم ہوگی، اسی قدر پائیدار اتفاق قائم ہو سکے گا۔

امت مسلمہ کے ہاں عموماً اور اہلِ سنت کے پاس خصوصاً کتابِ الٰہی اور حکمت نبوی کی صورت میں وحدت اور اخوت کا متفقہ نسخہ بلا کم وکاست موجود ہے۔ اللہ پاک کی اس بیش بہا نعمت سے جس قدر ہم استفادہ کریں، اسی قدر ہمارے دینی اور دنیوی مسائل حل ہوں گے اور امت اسلامیہ کی عظمتِ رفتہ بحال ہو گی۔

[ادارہ التراث]

قسط ثالث

آداب دعا اور دعائے قنوت

عبدالوہاب خان

۱— غزوہ احد کے روز نبی کریم ﷺ سے یہ دعا با جماعت منقول ہے:

"اللهم لک الحمد کله ، اللهم لا قابض لما بسطت و لا باسط لما قبضت ، و لا هادی لما أضللت و لا مضل لما هديت ، و لا معطی لما منعت و لا مانع لما أعطيت و لا مقارب لما باعدت و لا مباعد لما قربت ، اللهم ابسط علينا من برکاتک و رحمتک و فضلک و رزقک ، اللهم إنی أسألک النعيم المقيم الذی لا يحول و لا يزول ، اللهم إنی أسألک النعيم يوم العيلة و الأمن يوم الخوف ، اللهم عائذ بک من شر ما أعطيتنا و من شر ما منعت منا ، اللهم حبب إلينا الإيمان و زينه فی قلوبنا و کره إلينا الکفر و الفسوق و اجعلنا من الراشدين ، اللهم توفنا مسلمين ، و اجعلنا مسلمين و ألحقنا بالصالحين غير خزايا و لا مفتونين ، اللهم قاتل الکفرة الذين يکذبون رسلک و يصدون عن سبيلک و اجعل عليهم رجزک و عذابک، اللهم قاتل الکفرة الذين أوتوا الکتاب إلٰه الحق"

[مسند أحمد ۳/۴۲۴، کنز العمال ۱۰/۴۳۳ - ۴۳۴ من مسند رفاعة بن رافعؓ]

"اے اللہ! سب تعریف تیرے لیے ہے، اے اللہ جسے تو کشادہ کر کے دے اسے کوئی سمیٹنے والا نہیں، اور جسے تو تنگ کر کے دے اسے کوئی فراخی کرنے والا نہیں، اور جسے تو گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسے تو ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، اور جسے تو روک دے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور جسے تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جسے تو دھتکار دے اسے کوئی پزیرائی دینے والا نہیں اور جسے تو قریب کرے اسے کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اے اللہ ہم پر اپنی برکتیں، رحمتیں، فضل اور رزق پھیلا دے، اے اللہ بیشک میں ہیشگی کی وہ نعمت چاہتا ہوں جو بدلتی نہیں اور مٹتی نہیں، اے اللہ بیشک میں غربت کے دن نعمتیں مانگتا ہوں اور خوف کے دن امن کا طلبگار ہوں، اے اللہ ہم تیری عطا کردہ چیزوں اور تیری روکی ہوئی چیزوں کے شر سے پناہ مانگنے والا ہوں۔ اے اللہ ہمیں ایمان کی محبت عطا کر اور ایمان کو ہمارے دلوں میں مزین فرما اور ہمیں کفر اور نافرمانیوں سے متنفر کر دے اور ہمیں ہدایت یافتہ بنا دے، اے اللہ ہمیں اسلام کی حالت میں موت دے اور ہمیں مسلمان بنا دے اور رسوائی و آزمائش میں رگڑے بغیر نیکوکاروں میں ملا دے، اے اللہ ان کافروں کو ہلاک کر دے جو

تیرے پیغمبروں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے پسندیدہ راستے سے روکتے ہیں اور ان پر اپنی سختی و عذاب کو مسلط فرما، اے اللہ! اہل کتاب ہو کر کفر کرنے والوں کو ہلاک کردے اے معبود حقیقی!''

۲ — حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے یہ دعائے قنوت منقول ہے:

"اللهم اغفر للمؤمنين و المؤمنات و المسلمين و المسلمات و ألف بين قلوبهم و أصلح ذات بينهم و انصرهم علىٰ عدوك و عدوهم ، اللهم العن الكفرة الذين يصدون عن سبيلك و يكذبون رسلك و يقاتلون أولياء ك ، اللهم خالف بين كلمتهم و زلزل بهم الأرض و أنزل بهم بأسك الذى لا ترده عن القوم المجرمين، اللهم انا نستعينك و نستغفرك و نثنى عليك و لا نكفرك و نخلع و نترك من يفجرك ، اللهم إياك نعبد و لك نصلى و نسجد ، و إليك نسعىٰ و نحفد ، نرجو رحمتك و نخشىٰ عذابك الجد ، إن عذابك بالكافرين ملحق".

[نتائج الأفكار فى تجريج أحاديث الأذكار و صححه ابن حجر ۲/۱۴۹، ۱۵۰ — سنن البيهقى ۲/۲۱۰-۲۱۱]

''اے اللہ! مؤمن لوگوں اور مؤمنہ خواتین کو بخش دے، اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہ معاف فرما، اور ان کے آپس میں اتفاق پیدا کردے اور ان کے مابین معاملات کی اصلاح فرما اور آپ کے اور ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد فرما، اے اللہ ان کفار کو اپنی رحمت سے محروم کردے جو تیرے پسندیدہ راستے سے روکتے ہیں اور تیرے پیغمبروں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے اولیاء سے جنگ کرتے ہیں، اے اللہ ان کی باتوں میں اختلاف ڈال دے اور ان کی زمین میں بھونچال برپا کردے اور ان پر تیرا وہ عذاب مسلط کردے جسے تو مجرم قوم سے ٹالا نہیں کرتا، اے اللہ یقیناً ہم تجھ سے مدد و مغفرت مانگتے اور تیری حمد و ثنا بیان کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے، اور تیرے باغیوں سے بیزار ہو کر بے تعلق رہتے ہیں، اے اللہ ہم صرف تیری بندگی بجالاتے اور تیرے لیے نماز پڑھتے اور سجدہ ریز ہوتے ہیں اور صرف تیری تابعداری میں کوشاں رہتے ہیں، ہم تیری ہی رحمت کی امید کرتے اور تیرے سخت عذاب سے لرزاں رہتے ہیں، بے شک تیرا عذاب کافروں پر برسنے والا ہے''۔

....

اَللّٰھُمَّ! ربِ کعبہ کے حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی سرگوشیاں

جناب محمد عبدالمنعم عبدالباقی صاحب مدیر نشر السنۃ ملتان نے دعاؤں کی یہ کتاب زیور طباعت سے آراستہ کر کے بھیجی ہے، اس میں سے چند منتخب دعائیں محترم قارئین کے لیے پیش خدمت ہیں:

[۱]- اسم اعظم کے واسطے سے دفع تکلیف کی دعا:

"یا حیُّ یا قیومُ برحمتِکَ اَستغیثُ" [ترمذی] ''اے زندہ اور ہر دم قائم رہنے والے اللہ! میں تیری رحمت کا واسطہ دے کر تجھ سے استغاثہ (تکلیف سے بچانے کی فریاد) کرتا ہوں''۔